O

سرمئی ریت، سمندر کا کنارہ اور ہم
دل میں بہتا ہوا اک درد کا دھارا اور ہم

اپنی آنکھوں میں جمے اشک کے موتی اور تم
اپنے سینے میں جلا ایک شرارہ اور ہم

اب تو اک عمر بتا دی ہے اسی طوفاں میں
میل کھاتا ہی نہیں کوئی کنارہ اور ہم

https://emad-ahmad.com/

رات غم والوں کے پہلو سے جب اٹھی اس دم
جاگتے پائے فقط صبح کا تارا اور ہم

کوئی دیوانے ہو رکھتے ہو جو ایسی امید
یعنی احسان اٹھائیں گے تمہارا، اور ہم

جانتے ہو کہ وہ پڑھتا ہے کتابِ ہستی
اس لئے تم نے اسے آج پکارا، اور ہم

خود سے پوچھیں گے کہ تہذیبِ محبت کیا تھی
کر لئے اس نے کئی روگ گوارا اور ہم

نوحۂ عمرِ رواں لکھا ہے جس نے بھی عماد
آج مل بیٹھیں گے وہ درد کا مارا اور ہم

https://emad-ahmad.com/